ایک بلند پایہ صوفی تھے۔ ایک مرتبہ کلکتہ میں ایک ہفتہ تک وہ راقم الحروف کے مہمان رہے تو اس مدت میں کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں تھا جبکہ وہ تہجد کے لئے بیدار نہ ہوئے ہوں اور نماز کے بعد صلاۃ فجر تک اوراد و وظائف میں مشغول نہ رہے ہوں انھوں نے انگریزی اور اردو تصنیفات وتالیفات کا ایک عظیم ذخیرہ چھوڑا ہے۔ ان میں سے ہر تصنیف ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ ندوۃ المصنفین اور اس کے ارکان کے ساتھ ان کو بڑا مخلصانہ اور مشفقانہ تعلق تھا چنانچہ اس ادارے میں ان کی متعدد کتابیں چھپی ہیں اور مقبول عام و خاص ہوئی ہیں۔ ادھر کئی سال سے وہ بیحد کمزور اور ضعیف ہو کر خانہ نشین ہو گئے تھے مگر تصنیف و تالیف کا مشغلہ پھر بھی جاری تھا، اللہ تعالیٰ ان کے مراتب و مدارج بڑھائے اور ان کو جنت الفردوس نصیب ہو۔

افسوس ہے کہ مولانا محمد اسمٰعیل سنبھلی بھی ہم سے رخصت ہو گئے، مولانا دیوبند کے فارغ التحصیل تھے اور بڑے جوش اور جذبہ کے انسان تھے اسی وجہ سے وہ ہمیشہ جمعیۃ علماء کے ساتھ وابستہ رہے اور اس سلسلہ میں قید و محن کی تکالیف بھی برداشت کیں۔ وہ نہایت پرجوش خطیب و مقرر تھے، ان کی تقریر کی خصوصیت یہ تھی کہ شروع سے لے کر آخیر تک ایک سکنڈ کے وقفہ کے بغیر اور ایک ہی لب و لہجہ سے تقریر کرتے تھے، تقسیم کے بعد دوسرے حضرات کی طرح انھوں نے بھی عملی سیاسیات سے ترک تعلق کر لیا تھا اور یوپی اور گجرات کے مختلف مدارس میں درس و تدریس کا کام کرتے رہے، نہایت مخلص بے لوث اور متواضع بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت و رحمت کی نوازشوں سے سرفراز فرمائے۔